souvenir
AIUMB
وہابیوں کی نہ امامت قبول ہے نہ قیادت قبول
اعلامیہ
۲۰۱۶/۱۴۳۷
Declaration
آل انڈیا علما و مشائخ بورڈ
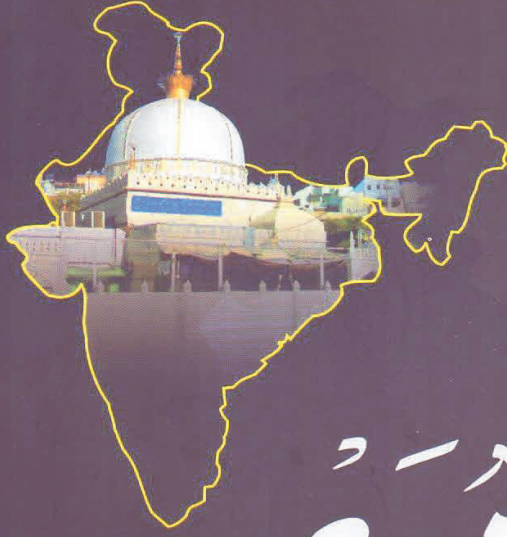
دنیا والوں کو بتا دے گا کہ ایک طرف تم کہتے ہو کہ میلادِ مصطفیٰ کا منانا درست نہیں اور دوسری طرف جلوس محمدی کی قیادت کرتے ہو، اب یہ برداشت نہیں کیا جائے گا کسی بھی قصبے میں کسی بھی آبادی میں تبھی جلوس محمدی نکلے گا جب اس کی قیادت کوئی سنی عالم دین یا کوئی سنی شیخ کرے گا۔

عزیزان گرامی! آج ان کا حال یہ ہو گیا ہے کہ کانپور میں یہ قبضہ کریں، دلی میں یہ قبضہ کریں، جے پور میں یہ قبضہ کریں، ممبئ کی سرزمین پر آج سے دس سال پہلے صورت حال یہ تھی کہ خلافت ہاؤس سے نکلنے والے جلوس کی قیادت کل تک وہابی اور دیوبندی کیا کرتے تھے لیکن حضرت کی قائدانہ صلاحیتوں کی بنیاد پر دس سال سے الحمدللہ عروس البلاد ممبئ میں اس کی قیادت اہل سنت و جماعت کے علماء ومشائخ کرتے ہیں ۔

اے عزیزو! جو سعودی عرب سے اٹھ کر یہاں آئے اور ہندوستان کی پاکیزہ سرزمین کو گندہ کرنا چاہتے ہیں، وہ کشتی جو لوہے کی مانند تھی جن پر سوار وہ لوگ ہوا کرتے تھے جو اہل بیت اطہار سے محبت کیا کرتے تھے۔ دوستو! انہی کی صورت بنا کر اس کشتی میں سوار ہو گئے جو، نہ کشتی سے محبت کرتے ہیں نہ کشتی والوں سے محبت کرتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم اپنے امن وامان کی کشتی میں ایسے کو رہنے دو گے۔

اے عزیزو! تم متحد ہو جاؤ اور انہیں بے نقاب کرنے کی کوشش کرو، اور بے نقاب کر کے حکومت ہند کو بتا دو کہ یہ بنام مسلم ملک دشمن لوگ ہیں۔ اے میرے عزیزو! آپ سے کہنا ہے کہ ان پڑے ہوئے جال میں مت آؤ، ان سے دور ہو جاؤ، اپنوں سے رشتہ جوڑو۔ آج ہم نے اپنوں کے درمیان تفریق کر رکھی ہے یہ فرق مٹاؤ۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو جاؤ، ایسے باطل جو ہمارے مذہب، ہماری شریعت، ہمارے مشرب کو چوٹ پہنچانے والے ہیں ان سے اپنے آپ کو دور رکھو۔

اے عزیزو! اپنے حق کو حاصل کرو۔ خانقاہوں میں مدرسوں میں درگاہوں میں مساجد میں جہاں بھی ان کے قبضے ہیں اس قبضے سے اس مسجد کو آزاد کراؤ، اس خانقاہ کو آزاد کراؤ اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ وہاں تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ یقین جانو یہی پیغام علماء و مشائخ بورڈ کا ہے۔ ان شاء اللہ تعالی اگر ہمارا یہ اتحاد برقرار رہا تو خود بخود تمہاری ساری چیزیں تمہارے ہاتھ میں ہوں گی۔ دعا کرتا ہوں کہ پروردگار عالم اس علما ومشائخ بورڈ کو استقامت عطا فرمائے اور رب کائنات اس بورڈ کے ذریعہ قوم کی خدمت لے لے۔ انھیں باتوں کے ساتھ خانقاہ اشرفیہ کی جانب سے تائید کرتا ہوں اور جس وقت جس مقام پر ہمیں آواز دی جائے گی علما ومشائخ کے ذریعہ میں ان شاء اللہ تعالی اپنے تمام وابستگان کے ساتھ اس میں شرکت کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ جو علمائے ملت اسلامیہ تشریف لائے ہیں وہ میرا ساتھ دیں گے۔ علماء ومشائخ بورڈ کی مانگ ہے گورنمنٹ سے اگر وہ پوری نہیں ہوگی تو ہم اسی طرح کانفرنس کرتے رہیں گے۔

اے عزیزو! آپ سے کہنا ہے کہ اب جوش میں نہیں، ہوش سے کام کرنا ہے۔ جب آپ ہوش میں کام کرو گے۔ ان شاء اللہ آپ کو آپ کی منزل ضرور مل جائے گی۔ وآخر الدعوانا عن الحمد للہ رب العالمین

دوستو! ہمارا جو کام ہے ہم کرتے چلے جائیں اور آپ کا جو کام ہے آپ کرتے چلے جائیں۔ دوستو! آج کی یہ تپتی ہوئی گرمی اور سورج کی تمازت میں آپ کی موجودگی ہمیں یہ پتہ دے رہی ہے کہ سنی وہ ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو کہیں بھی جانے کیلئے بھی تیار ہے۔ دوستو! سنی مسلمان امن وسلامتی کا پیغام لے کر آتا ہے۔ سنی مسلمان اگر خارزاروں میں قدم رکھ دیتا ہے تو گلستاں بنا دیتا ہے، یہ سنی مسلمان کی پہچان ہے اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ کے رسول اور اولیاء اللہ کی محبت رچی بسی ہے اور دوستو! آپ کی حاضری کو اللہ قبول فرمائے۔ (آمین)

سید محمد نورانی میاں کچھوچھوی

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد

آزاد بھارت کی تاریخ میں یہ بہت ہی خوشگوار موقع میسر آیا ہے کہ ہم اپنے حقوق کی بازیابی کے لیے ایک مرتبہ پھر ہمت آزما ہیں۔ لائق مبارکباد ہیں آل انڈیا علما ومشائخ بورڈ کے کارکنان، تمام ذمہ داران، عہدیداران جنہوں نے ایوان باطل میں گھس کر پرچم اسلام کو لہرانے کیلئے اس کی بھی فکر نہ کی کہ فساد کا سلسلہ اس زمانے سے چلا آرہا ہے جب سے نوع بنی آدم نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے کہیں ابلیس کا روپ لے کر، کہیں شداد کا روپ لے کر، کہیں نمرود وفرعون کا روپ لے کر، کہیں ابوجہل وابولہب کا روپ لے کر، کہیں خوارج کا روپ لے کر، کہیں روافض کا روپ لے کر آج میرے سامنے جو روپ ہے قیامت کے نزدیک اب تک کا سب سے گھنونا روپ ہے ابلیس کا۔

ارے ہماری زمین کوئی ہڑپ لیتا ہے تو اس کی بازیابی اس کے حصول کے لیے ہم عدالت کے چکر لگاتے ہیں کچہری جاتے جاتے ہماری چپلیں گھس جاتی ہیں۔ پوچھنے والا پوچھتا ہے ایسا کیوں کر رہے ہو تو ہم کہتے ہیں ہماری زمین ہے ہم اس کے حصول کیلئے جا رہے ہیں۔ مسلمانو! آج میں تم سے پوچھ رہا ہوں غوث اعظم کی زمین، خواجہ پاک کا آستانہ، حضرت محبوب الٰہی کی بارگاہ، جناب بختیار کاکی کا چمن، حضرت مسعود غازی کی درگاہ، یہ کس کی جاگیر ہے اہل سنت کی ہے یا نہیں؟ ہم یہی تو بتانا چاہتے ہیں کہ حکومت ہند جس کسی مظلوم کی آہ کو سن کر اس کی زمین کو لوٹا دیتے ہوں تو آج ان مظلوموں کی آواز کیوں نہیں سن رہے ہو۔ آج ہم خواجہ کے ہندوستان سے اس نیل گگن کے نیچے تپتے ہوئے سورج کے سائے میں مصطفیٰ جان رحمت کی محبت کا دم بھرتے ہوئے میڈیا کے بھائیوں کے ذریعہ پورے یقین سے کہہ رہے ہیں کہ باہر سے آنیوالے مسلمان دو طرح کے اس ملک میں آئے ہیں ایک وہ مسلمان جو زمین کے لئے آئے۔ جو زمین کے لئے آئے اس کے لئے حکومت اور پیسہ سب کچھ تھا، اس کے نشانے میں دلی کا تخت اور آگرہ کا تاج محل سب کچھ تھا کیونکہ وہ زمین کیلئے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں تلوار تھی تلوار مگر دوسرا مسلمان جو دین کے لئے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں توپ یا تلوار نہیں بلکہ مصطفیٰ کا کردار تھا تبھی تو میں کہتا ہوں بھارت ورش کی اس پاون پوتر سنگیت، میت اور پریت میں ڈوبی ہوئی دھرتی پر بھارت میں سنیوں کی نمائندگی کرنے والا بابر ظہیر الدین نہیں خواجہ معین الدین ہے ہم یہ عہد لیتے ہیں آپ بھی اس عہد میں

ہے وہ کہیں اور نہیں ملتا۔

عزیزو! علماء ومشائخ بورڈ کا جو مطالبہ ہے وہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں جو پورا نہ کیا جاسکے۔ مطالبہ وہی ہمارے اسٹیج سے ہو رہا ہے جس مطالبہ کو پورا کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ ہاں تھوڑا سا انصاف سے کام لیں تو ہمارے مطالبات پورے ہوتے چلے جائیں گے۔

عزیزو! دوستو! ۱۹۳۵ میں ایک بورڈ تشکیل دیا گیا اُس کے کچھ عرصہ کے بعد ۱۹۵۵ میں ایک ایکٹ اجمیر عرس میں بنایا گیا، اس ایکٹ کے اندر جو بائی لاز ہیں، بائی لاز کا ایک اہم دفعہ بتاتا ہوں۔ وہاں کے دفعہ میں یہ ضروری ہے کہ یہاں کا جو ممبر ہوگا یہاں کا جو صدر ہوگا یہاں کا جو ذمہ دار ہوگا اُس باڈی کا وہ سنی حنفی ہوگا یہ شرط وہاں کے بائی لاز میں ہے۔ آپ سوچیں جب وہاں کے بائی لاز میں سنی حنفی یہ شرط ہے تو یقیناً سنی حنفی ہونا چاہئے تھا لیکن سنیت کا لبادہ اوڑھ کر سنیت کا چہرہ عوام کے سامنے رکھ کر گورنمنٹ کے سامنے رکھ کر کس طریقے سے ہندوستان کے بیشتر خانقاہوں میں وہ لوگ اپنا کام کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولی تعالی ہمارے ان اوقاف کو جو اوقاف دیابنہ نے اپنے تسلط میں لے رکھا ہے اس کو اُن سے چھٹکارا دِلائے۔ وما علینا الا البلغ

قائد ملت سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

بھارت میں دو طرح کے مسلمان ہیں۔ اس لئے کہ بھارت میں دو طرح کے مسلمان آئے ایک مسلمان زمین اور اقتدار کے لئے آیا اور ایک مسلمان مصطفیٰ کے دین کے لئے آیا۔ وہ مسلمان جو بھارت میں زمین اور اقتدار کے لئے آیا اُسے دنیا بابر ظہیر الدین کہتی ہے اور وہ مسلمان جو بھارت میں مصطفیٰ کا دین لے کر آیا جو پریم کے سنگیت لے کر آیا، جو مانوتا کے درس لے کر آیا، جو انسانیت لے کر آیا، جو پریم لے کر آیا، اسے دنیا خواجہ معین الدین کہتی ہے۔

یہیں سے دو فکریں پنپنے لگیں بھارت میں ایک قوم وہ جو زمین کے لئے اور اقتدار کے پیچھے لگ گئی جس کے قائد کا نام بابر ظہیر الدین ہے اور ایک وہ قوم جو خواجہ معین الدین کی چوکھٹ پر پلنے لگی جس کا نام سنی ہے، یہ اہل سنت والجماعت ہے۔ اقتدار کی بھوک اتنی بڑھی کہ یہ وہابی لوگ، سنی مسلمانوں کے حقوق بھی کھا گئے، اس لئے میں کہوں گا کہ اے سنی مسلمانو! ہمارے قائد کا نام، ہمارے روحانی پیشوا کا نام، ہمارے روحانی تاجدار کا نام، ہمارے آئیڈیل کا نام ظہیر الدین بابر نہیں بلکہ خواجہ معین الدین ہے۔

اور تاریخ اٹھا کر دیکھو کہ سرزمین ہند پر، ہمارے عظیم ملک ہندوستان میں، اس بھارت کی پاون پوتر دھرتی پر خواجہ معین الدین جب آئے ہیں تو اہنسا کا پاٹھ پڑھایا ہے، مانوتا کا درس دیا ہے، سنی مسلمانوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہم جن بزرگان دین کے ماننے والے ہیں انھوں نے پوری زندگی دنیائے انسانیت کو مانوتا کا پاٹھ پڑھایا ہے، انسانیت کا درس دیا ہے، پریم کا پیغام عام کیا ہے، محبتیں دلوں میں پیدا کیں، تو جب ہم ان کے ماننے والے ہیں تو ہماری زندگی میں بھی پریم (مانوتا) سبھیتا، اہنسا، اس کے سوا ہمارے